بنیادی

عقیدہ کورس

دین اسلام کے ان بنیادی عقائد کا مختصر مگر جامع تعارف جن سے آگاہی ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے

حسب ارشاد

حضرت مولانا شیخ گل رئیس نقشبندی صاحب دامت برکاتہم

مرتب

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ نقشبندی

تعارف

اسلام اللہ کی طرف سے بندوں کے لیے کامل وجامع پیغامِ رحمت ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ! ہم اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ انہوں نے ہمیں اسلام کی عظیم نعمت سے سرفراز کیا ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے دین اسلام کی بنیادی تعلیمات کا جاننا انتہائی ضروری ہے؛ چناں چہ اسی ضرورت کے پیشِ نظر ہماری خواہش تھی کہ اسلام کی اُن بنیادی تعلیمات کا تذکرہ مختصر اور عام فہم انداز میں کیا جائے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ اسی سلسلے میں "عقیدہ کورس" کے نام سے پہلا حصہ پیشِ خدمت ہے۔ اللہ کریم اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

خیر اندیش
مفتی محمد عبداللہ نقشبندی
abdullahh030@gmail.com
03365856666

عقیدہ کورس

اسلام

اسلام کا مطلب ہے گردن جھکانا، اطاعت کرنا، تسلیم ہونا، اور مسلمان کہتے ہیں اللہ کی اطاعت کرنے والے اور اللہ کے احکامات کے سامنے سر جھکانے والے کو، یعنی جو شخص اپنی مرضی اللہ کی مرضی کے تابع کر دے اور اللہ کے سامنے سر جھکائے وہ مسلمان کہلاتا ہے۔

ارکان اسلام

ارکانِ اسلام سے مراد دین اسلام کے وہ بنیادی احکام ہیں جو دینِ اِسلام کی عمارت کے لیے بمنزلہ ستون کے ہیں، دین اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔

اول: کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔

دوسرا: نماز پڑھنا۔

تیسرا: زکوٰۃ دینا۔

چوتھا: رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

پانچواں: حج کرنا

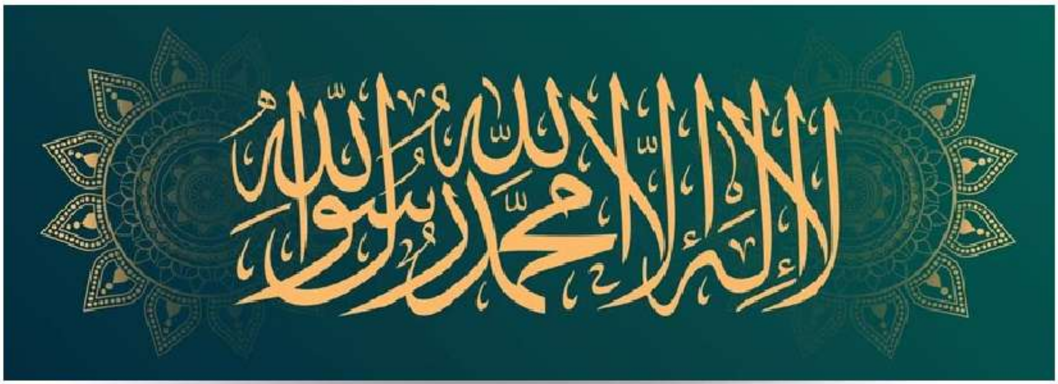

کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت:

کلمہ طیبہ: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔
جس کا ترجمہ ہے: " اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ

یہ کلمہ شہادت ہے۔
جس کے معنی ہے: گواہی دیتا ہوں میں، اس بات کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضور ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

نماز:

انسان پر اللہ نے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں ۔نماز اللہ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں اور حضور ﷺ نے احادیثِ مبارکہ میں مسلمانوں کو سکھائی ہے۔

دن رات میں پانچ نمازیں انسان کے ذمہ لازم ہیں۔

پہلی نماز فجر ہے جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

دوسری نماز ظہر ہے جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

تیسری نماز عصر ہے جو سورج چُھپنے سے ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

چوتھی نماز مغرب ہے جو شام کو سورج چُھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

پانچویں نماز عشاء ہے جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے۔

روزہ:

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ہر سال میں رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے، جس میں پورے مہینہ روزے رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رُکنے کا نام روزہ ہے۔

زکوٰۃ:

زکوٰۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ زکوٰۃ مال کے اس خاص حصّے کو کہتے ہیں جس کو اللہ کے حکم کے مطابق فقیروں، محتاجوں اور غریبوں کو دینا ہوتا ہے۔ نماز اور روزہ بدنی عبادت ہیں اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

زکوٰۃ دینا فرض ہے اور زکوٰۃ ہر اس مسلمان پر لازم ہے جو آزاد ہو، عاقل ہو، بالغ ہو اور مالکِ نصاب ہو۔

جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے شریعت نے ان کی خاص مقدار مقرر کی ہے۔ جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

زکوٰۃ کے نصاب کی تفصیل یہ ہے:

اگر کسی کے پاس صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولہ سونا، اور صرف چاندی ہو تو ساڑھے باون تولہ چاندی، یا دونوں میں سے کسی ایک کی مالیت کے برابر نقدی یا سامانِ تجارت ہو، یا یہ سب ملا کر یا ان میں سے بعض ملا کر مجموعی مالیت چاندی کے نصاب کے برابر بنتی ہو تو ایسے شخص پر سال پورا ہونے پر قابلِ زکوٰۃ مال کی ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

واضح ہو کہ زکوٰۃ کا مدار صرف ساڑھے سات تولہ سونے پر اس وقت ہے کہ جب کسی اور جنس میں سے کچھ پاس نہ ہو، لیکن اگر سونے کے ساتھ ساتھ کچھ اور مالیت بھی ہے تو پھر زکوٰۃ کی فرضیّت کا مدار ساڑھے باون تولہ چاندی پر ہوگا۔

حج:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔حج ہر اس عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہوتا ہے۔جس کے پاس زندگی کی بنیادی ضروریات کے اخراجات، نیز اہل وعیال کے واجبی خرچ پورے کرنے کے بعد اس قدر زائد رقم ہو جس سے حج کے ضروری اخراجات (آمد و رفت اور وہاں کے قیام وطعام وغیرہ) پورے ہو سکتے ہوں تو ایسے مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔

حج کے لغوی معنیٰ "عظیم چیز کا ارادہ" کرنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں" خاص طریقے سے خاص وقت میں خاص شرائط کے ساتھ بیت اللہ کا ارادہ کرنے کو" حج کہتے ہیں۔

ایمان:

ایمان کے معنی ہیں یقین کرنا، تصدیق کرنا، مان لینا۔ اصطلاحِ شریعت میں ایمان کا مطلب ہے دل وجان سے یہ تسلیم کرنا کہ اللہ ایک ہے، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود اور پروردگار نہیں، اللہ کے تمام ذاتی وصفاتی کمالات برحق ہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، ان کی ذات صادق ومصدوق ہے اور کتاب وسنت کی صورت میں اللہ کا جو آخری دین وشریعت لے کر اس دنیا میں آئے وہ حق اور سچ ہے۔

تکمیلِ ایمان کے تین اجزاء:

تکمیلِ ایمان کے تین حصّے ہیں۔

(1) دل سے تصدیق یعنی اللہ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور دین اسلام کی حقانیت پر دل سے یقین کرنا اور اس یقین واعتماد پر دل ودماغ کا مطمئن رہنا۔

(2) زبان سے اللہ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور دین اسلام کی حقانیت کا اظہار کرنا، اعتراف کرنا اور اقرار کرنا۔

(3) اعمال بالجوارح یعنی دین اسلام کے احکامات وہدایات کی جسمانی طور بجا آوری کے ذریعے اس یقین اور اعتماد کا عملی مظاہرہ کرنا، یہ تینوں اجزاء ایمان کی تکمیل کہلاتے ہیں۔

ارکانِ ایمان:

ارکانِ ایمان کل چھ ہیں اور چھ چیزوں کو ماننا ایمان کہلاتا ہے:

- اللہ پر ایمان لانا۔
- فرشتوں پر ایمان لانا۔
- کتابوں پر ایمان لانا۔
- رسولوں پر ایمان لانا۔
- قیامت پر ایمان لانا۔
- تقدیر پر ایمان لانا۔

اللہ پر ایمان:

دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں توحید کی تعلیم بہت خوبصورت انداز میں پیش کی گئی ہے، بل کہ آج پوری دنیا میں صرف قرآن عظیم الشان ہی میں اللہ رب العزت کی وحدانیت کی تعلیم مل سکتی ہے، پہلی آسمانی کتابوں میں توحید کی تعلیم تھی، لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (ردوبدل) کرڈالی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے مَن گھڑت معبودوں کو بھی شریک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کی اصلاح کے لیے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔ توحید کی تعلیم کے متعلق چند آیات درجہ ذیل ہیں:

1۔ قُلْ هُوَاللهُ اَحَدٌ. (اے پیغمبر ﷺ) کہو کہ اللہ ایک ہے (سورہ الاخلاص: 1،2)

2۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِد لَا اِلٰه اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم اور تمہارا معبود ایک اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورہ البقرہ: 162)

3 شَهِدَاللّٰه اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَة وَاُولُوالْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم (سورہ العمران: 18) اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں وہ انصاف والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔

الملائکۃ

فرشتوں پر ایمان لانا:

3۔فرشتے خدا تعالیٰ کہ وہ معصوم مخلوق ہے جس کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔عربی میں فرشتوں کو ملائکہ کہا جاتا ہے: جس کا مطلب ہے پیغام پہنچانا۔ملائکہ جمع ہے۔

اس کا واحد ملک ہے۔انبیاء کی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے کے لیے فرشتے پیدا فرمائے ہیں ان پر بھی ایمان لانا لازم ہے۔

سب سے مقرب فرشتے چار ہیں:

(1) جبرائیل علیہ السلام　　(2) اسرافیل علیہ السلام

(3) میکائیل علیہ السلام　　(4) عزرائیل علیہ السلام (ملک الموت)

کتابوں پر ایمان لانا:

کتب، کتاب کی جمع ہے، جس کے معنی مکتوب (نوشتہ) کے ہیں۔ یہاں "کتب" سے مراد وہ کتابیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لیے رسولوں پر نازل فرمایا تاکہ ان کے ذریعے وہ دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ ور ہوسکیں۔

کتابوں پر ایمان چار امور پر مشتمل ہے۔ اس بات پر ایمان کہ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوئیں اور برحق ہیں۔ ان آسمانی کتابوں پر ایمان جن کے نام ہمیں معلوم ہیں، مثلاً قرآن کریم جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ "تورات" کا نزول موسیٰ علیہ السلام پر ہوا۔ "انجیل" عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اور "زبور" داود علیہ السلام کو دی گئی۔

ان سب پر مفصل ایمان لانا فرض ہے اور ان کے علاوہ جن صحیفوں اور کتابوں کے نام ہمیں معلوم نہیں، ان سب پر ہمارا ایمان مجمل ہوگا۔ قرآن کریم کی تصدیق کرنا اور ان سابقہ کتب سماوی کی، ان خبروں اور آیات کی تصدیق بھی جزو ایمان ہے جن میں کوئی تحریف نہیں کی گئی۔

رسولوں پر ایمان لانا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توحید کی تعلیم اور دیگر احکام شریعہ سمجھانے کے لیے اپنے خاص بندوں کو انتخاب فرمایا۔ اس خاص اور برگزیدہ بندے کو اللہ کا رسول اور رسول کے اس منصب کو رسالت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ہر قوم کے لیے ان میں سے ہی رسول بھیجے۔ تمام انبیاء کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ حضرت محمد ﷺ اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے، ایک انسان اور اللہ کے رسول تھے۔ اللہ رب العزت کے بعد آپ ﷺ تمام مخلوق میں افضل ہیں۔ آپ ﷺ گناہوں سے معصوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شب معراج میں آسمانوں پر بلایا اور جنت و جہنم کی سیر کرائی۔ تمام مخلوقات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ علم عطا فرمایا۔ تاہم آپ ﷺ عالم الغیب (غیب کا علم رکھنے والے) نہیں تھے۔

آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانہ کے پیغمبر ہیں، قرب قیامت کے زمانے میں آسمان سے اتریں گے۔

قیامت پر ایمان لانا:

قیامت سے مراد وہ دن ہے جس میں اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز اتنی سخت اور ڈراونی ہوگی کہ اس کے صدمے سے تمام انسان اور جاندار مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے۔ آسمان اور ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ قیامت کا دن مقرر ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ وہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی۔

قربِ قیامت چند نشانیاں:

حضور پاک ﷺ نے قیامت کے قریب ہونے کی چند نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں چند یہ ہیں:

(1) جب گناہ کی کثرت ہوجائے۔

(2) لوگ اپنے ماں باپ کے نافرمان ہوجائیں۔

(3) امانت میں خیانت شروع ہوجائے۔

(4) گانا بجانا اور ناچ ورنگ زیادہ ہوجائے۔

(5) بے علم اور کم علم لوگ لوگوں کے سربراہ بن جائیں گے۔

(6) نااہل اور ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں۔

(7) بعد والے لوگ اپنے پہلے والوں کو برا کہنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

تقدیر پر ایمان لانا:

ہر بات اور ہر اچھی اور بُری چیزوں کے لیے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک انداز اُمقرر ہے اور ہر چیز کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی بھی اچھی یا بُری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں، اس کو دل سے تسلیم کرنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

مشقی سوالات

1) مسلمان کسے کہتے ہیں؟
2) ارکان اسلام کتنے ہیں؟
3) روزہ کسے کہتے ہیں؟
4) کلمہ طیبہ کا معنیٰ کیا ہے؟
5) زکوٰۃ کے لیے مقدار نصاب کتنا ہے؟
6) حج کی فرضیت کے لیے کون سی چیز شرط ہے؟
7) ایمان کیا ہے؟
8) تکمیل ایمان کے اجزاء کتنے ہیں؟
9) ایمان کے کتنے ارکان ہیں؟
10) رسول کسے کہتے ہیں؟